فروری
۲۰۲۱ء

February
2021

ماھنامہ
حشمت ضیا

مدیر اعلیٰ
عبید حشمت علی غفرلہ

تزئین کار
محمد سہیل رضا حشمتی غفرلہ

(عرب شریف)

پہلی بار بموقع عید چشتیہ

ماہنامہ
حشمت ضیا
فروری ۲۰۲۱ء

مدیر اعلیٰ

عبید حشمت علی غفرلہ

تزئین کار

محمد سہیل رضا حشمتی غفرلہ القوی

(عرب شریف)

بفیض رُوحانی

قطب الاقطاب، شہباز لامکانی، غوث الاعظم **سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی** رضی اللہ عنہ

ثم

امام ارباب طریقت، سلطان الہند **حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری** رضی المولیٰ عنہ

ثم

سلطان المشائخ، محبوب الٰہی، **حضرت نظام الدین اولیاء** قدس سرہ العزیز

ثم

امام اہلسنت، مجدد اعظم **امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی** علیہ الرحمۃ الرحمن

ثم

مظہر اعلیحضرت، شیر بیشۂ اہلسنت **مولانا حشمت علی خان قادری رضوی** علیہ الرحمۃ والرضوان

زیر سایۂ کرم

شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، **حضرت مفتی ادریس رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

و

نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت محقق عصر **حضرت مفتی فاران رضا خان** صاحب حشمتی دامت برکاتہم العالیہ

فہرست

۱	ایمان کامل	سرکار اعلیحضرت قدس سرہ العزیز	5
۲	ولادت باسعادت	امام المتکلمین علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ	6
۳	عبارت براہین قاطعہ پر طائرانہ نگاہ	حضور شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ	9
٤	گستاخی کا وبال	مولانا جلال الدین رومی نور اللہ مرقدہ	11
٥	ماہ رجب کی فضیلت	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ	12
٦	جبرئیل کو جب حکم حق آیا شبِ معراج	تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر بدایونی قدس سرہ	15
٧	یزید کی موت	علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ	17
٨	مکتوبات مجدد الف ثانی علیہ رحمہ کے فوائد عظیمہ	اطیب العلماء حضرت مفتی محمد طیب صاحب صدیقی دانا پوری علیہ الرحمہ	18
٩	۲۲ رجب کو کونڈوں کی نیاز دلانا	علامہ حافظ غلام عبد القادر صاحب حشمتی دامت برکاتہم	20
۱۰	بزرگوں کے مرتبوں کا موازنہ کرنا	سرکار اعلیحضرت قدس سرہ العزیز	22

نوٹ: تمام مشمولات کی صحت ودرستگی پر مجلس ادارت کی گہری نظر رہتی ہے پھر بھی اگر کوئی شرعی غلطی راہ پاجائے تو آگاہ فرما کر اجر کے مستحق بنیں۔ ان شاء اللہ تعالی کسی قریبی شمارے میں تصحیح کردی جائیگی۔

Email ID: 92sohailahmedrazvi@gmail.com

نعت پاک

از نتیجۂ فکر: محقق عصر مفتی فاران رضا خان صاحب قبلہ حشمتی

میرے آقا نے جو طیبہ بلایا ہوتا
خاک کو دوش ثریّا پہ بٹھایا ہوتا

صحبت خاک قدم ملتی جو پل بھر کیلیے
چاند و سورج کو بھی عش عش پے ابھارا ہوتا

احد کیا کون و مکان شکل میں ہوتے زرک
وجہ تخلیق جہاں کا جو اشارا ہوتا

غار میں پیارے نبی، یار نبی کو دیکھا
اس کبوتر کی ہی آنکھوں کا میں دیدہ ہوتا

میرے اعمال تولے جاتے جہنّم میں اگ
شافع روز جزا نے نہ بچایا ہوتا

ماہ پاروں نے لیا حشر میں نورِ بخشش
شمسِ طیبہ مجھے کرنوں میں سمایا ہوتا

اے رضا والوں رضا کار ہو تم کو ثر پر
ہم رضا والوں کو محشر میں یہ مژدہ ہوتا

ترک رکھتے تھے جو تعلق بھی یزیدوں سے اگر
یاں بھی حسنین کے نانا کا سہارا ہوتا

غور کر نعت ہر اک نعت ہے حمد رب بھی
حق ہے محبوب و محب میں نہیں میرا ہوتا

شاعری اہل ہنر جانیں، تمنّا یہ ہے
مدحت مالکِ کل میرا وظیفہ ہوتا

کاش رکھ دیتے قدم قلب پے وہ اے **فاراں**

کوہِ فاراں کی طرح تیرا نصیبہ ہوتا

ایمان کامل

از۔ سرکار اعلیحضرت قدس سرہ العزیز

سرکار اعلیحضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر بات میں سچا جانے، حضور کی حقانیت کو صدقِ دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مقر ہو اسے مسلمان جانیں گے جب کہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ ورسول کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے اور جس کے دل میں اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علاقہ تمام علاقوں پر غالب ہو اللہ ورسول کے محبوں سے محبت رکھے اگرچہ اپنے دشمن ہوں، اور اللہ ورسول کے مخالفوں بدگویوں سے عداوت رکھے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں، جو کچھ دے اللہ کے لیے دے جو کچھ روکے اللہ کے لئے روکے، سو اس کا ایمان کامل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من احب اللہ وابغض اللہ واعطی اللہ ومنع اللہ فقدا ستکمل الایمان واللہ تعالٰی اعلم -

جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے عداوت کی، اور اللہ تعالیٰ کے لیے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے روکا، اس کا ایمان کامل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۲۸، صفحہ ۲۵۴)

اک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں: ابھی قرآن وحدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں۔

(۱) محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم

(۲) اور محمد رسول للہ کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم

(فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۳۰، صفحہ ۳۱۰)

مزید اک جگہ ارشاد فرماتے ہیں: بحمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان میں تعظیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین ایمان ایمان کی جان ہے اور علی الاطلاق مطلوب شرع، تو جو کچھ بھی جس طرح بھی جس وقت بھی جس جگہ بھی تعظیمِ اقدس کے لئے بجالائے خواہ وہ بعینہٖ منقول ہو یا نہ ہو سب جائز ومندوب ومستحب ومرغوب ومطلوب وپسندیدہ وخوب ہے جب تک اُس خاص سے نہی نہ آئی ہو جب تک اُس خاص میں کوئی حرجِ شرعی نہ ہو، وہ سب اس اطلاق ارشادِ الٰہی وتعزروہ وتوقروہ میں داخل اور امتثال حکم الٰہی کا فضل جلیل اسے شامل ہے ولہذا ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ جو کچھ جس قدر ادب وتعظیم حبیب رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زیادہ مداخلت رکھے اُسی قدر زیادہ خوب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۵، صفحہ ۶۵۱)

لہذا سرکار اعلیحضرت قدس سرہ العزیز نے ہمیں ایمان، عین ایمان، جان ایمان، مدار ایمان اور ایمان کامل بتادیا، ہمیں چاہیے ان مبارک فرامین پر عمل کریں اور اپنے آپ کو نارِ لعنت وابعاد تذلیل وتحقیر اور نارِ تطہیر سے بچائے۔ انسال اللہ حسن التوفیق۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

ولادت باسعادت

از-امام المتکلمین علامہ نقی علی خان علیہ الرحمہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَابْنِہٖ وَحِذْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

منقول ہے کہ جس رات حضرت آمنہ پاک ذات اس نور مقدس سے مشرف ہوئیں،انوار تمام عالم میں تاباں اور خوشی کے آثار اطرافِ زمین میں نمایاں ہوئے۔جبرئیل کو حکم پہنچا کے علم سبز محمدی کعبہ کی چھت پر کھڑا کریں اور عالم کو بشارت دیں کہ نور محمدی نے حضرت آمنہ کے شکم مقدس میں قرار پایا بہترین خلائق بہترین اُمم پر معبوث ہوگا۔خوشانصیب اس امت کا جسے محمد سا پیغمبر ملے۔اس رات زمین و آسمان میں ندا پیدا ہوئی کہ نبی آخرالزمان کے ظہور کا وقت ہزاروں وسعادت کے ساتھ نزدیک آیا۔اور جنگل کے جانور اور قریش کے چار پائے باہم مبارکباد دیتے اور کہتے قسم خدا کی بی بی آمنہ کے حمل میں خدا کا رسول ہے۔یہ شخص امان دنیا و سراج اہل زمین ہے اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا۔بی آمنہ کہتی ہیں کہ جب میں حاملہ ہوئی کسی نے مجھ سے خواب میں کہا تمھارے پیٹ میں اس امت کا سردار ہے۔جب چھ مہینے گزرے کسی نے خواب میں کہامیں بہتر عالم کا ہے پیدا ہو تواس کا نام محمد رکھنا۔جب ربیع الاوّل کا مہینہ شروع ہوا عالم انوار آسمانی سے منور ہوگیا اور بی آمنہ کے دل میں عجیب طرح کی خوشی پیدا ہوئی کبھی عالم رویا میں ان کو بشارت دی جاتی اور کبھی بیداری میں فرشتوں کی تسبیح و تہلیل کی آواز آتی ساتویں شب ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے آمنہ تجھے بشارت ہو کہ تیرے پیٹ میں رسول اعظم اسمائے حسنی اور آیات کبری پیدا ہوگا، پھر تو فرشتے رات دن آمنہ کے پاس رہتے۔اور پرندے خوشی سے چہچہے کرتے، گیارہویں رات کو فرشتے تسبیح و تقدیس میں مشغول رہے۔بارہویں شب منادی نے ندا کی اے آمنہ تجھے اس مولود کے ساتھ بشارت ہو جو آج تیری ہاں پیدا ہوگا وہ آفتابِ فلاح و ہدایت ہے اس کا نام محمد رکھنا اس رات انوار زمین و آسمان میں تاباں اور ستارے زمین کی جانب مائل تھے۔ملائکہ سبع سموات ساتوں آسمانوں کے فرشتے زمین پر اترے،اور جبرئیل واسرافیل مولد شریف میں حاضر ہوئے۔عرش ذوق شوق میں ہلتا تھا۔زمین طرح طرح سے ناز کرتی تھی۔بت اوندھے اور شیاطین زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔دریائے سادہ خشک اور وادی سماوہ میں دریا جاری ہوا۔محل بادشاہ ایران کا شق ہوا اور چودہ برج گر پڑے ایک علم مشرق دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب ہو۔اکناف عالم میں ایک شور تھا۔وحش و طیر دھوم مچارہے تھے۔اور فرشتے قدوم والا کے منتظر کہ وہ آفتاب عالم تاب ہزاروں جاہ و جلال کے ساتھ مسند ظہور پر جلوہ افروز ہوا اور تمام عالم کو کہ ظلمت کفر و شرک میں مبتلا تھا جمال منور سے روشن کیا۔

آنکھوں میں سرور آگیا دیدار سے انکے؛

روشن ہوئے دل جلوائے رخسار سے انکے!

یاایھا المشتا قون بنور جماله صلوا علیه و آله

جب آپ پیدا ہوئے ایک گوئندہ نے کہا: یرحمک اللہ۔

اللہ تجھ پر رحم کرے۔پھر غیب سے ندا ہوئی وہ پیارا ہادی پیدا ہوا جو اس پر ایک بار درود بھیجے گا خدا اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا اور اس کا اجر

بڑھائے گا اور آپ کے ساتھ ایک روشنی ہوئی جس میں اہل مکہ کو شام کی عمارت نظر آئی۔

شب میلاد محمد چہ شب روشن بود؛ کز حرم تا بحد شام منور گردید!

حرم و شام چہ کز مشرق و مغرب نورش؛

ہمہ راگشت محیط و ہمہ جادر گردید!

ابن عباس کہتے ہیں اول کلمہ جو زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تھ للہ اکبر کبیرا والحمد اللہ کثیرا سبحان اللہ بکرت واصیلا قسطلانی اور ابو نعیم روایت کرتے ہیں کہ بعد ولادت کے آپ نے خدا کو سجدہ کیا اور انگشت مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر۔ فرمایا لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں بے شک میں خدا کا رسول ہوں۔ بعض روایت میں ہے جناب الہی میں عرض کیا یارب ھب لی امتی خدایا میری امت مجھے بخش دے۔ خطاب ہوا وھبتک امتک باعلی ھمتک میں نے تیری امت بسبب تیری بلند ہمت کے تجھے بخشی۔ پھر فرشتوں سے ارشاد ہوا :

اشھدوا یاملائکتی ان حبیبی لا ینسی امته عندالولادة فکیف ینساھا یوم القیامة۔

ترجمہ: اے میرے فرشتوں! گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقت ولادت کے نہیں تو قیامت کے دن کب بھولے گا۔

ابو نعیم نے دلائل النبوت میں روایت کی ہے کہ بعد ولادت فرشتے نے اس پانی سے کہ اپنے ساتھ لایا تھا آپ کو تین بار نہلایا اور پارۂ حریر سے ایک مہر کی شکل میں مثل بیضہ اور چمک میں مانند زہرہ کے تھی۔ نکال کر دوش نبوت پر ثبت کی ابن جوزی لکھتے ہیں پھر فرشتے اس جناب کو آسمان کی طرف لے گئے۔ پروردگار نے تاج کرامت اور خلعتِ عظمت عنایت فرمایا اور منادی نے ندا کی اس مولود کو اکناف عالم اور اطراف زمین پھراؤ

۔ تاکہ خلق اس کے حال سے واقف ہو۔ اور اسے صفوت آدم، معرفت شیث، رفعت نوح، خلت ابراہیم، انعقاد اسمعیل، صبر ایوب، شکر یعقوب، جمال یوسف، آواز داؤد و حکومت سلیمان، حکمت لقمان، قوت موسی، بشارت عیسی، زہد یحییٰ عنایت کرو اور تمام انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں غوطہ دو اور ایک روایت میں ہے ان کو مشرق و مغرب میں پھراؤ۔ اور موالد انبیاء میں لے جاؤ تاکہ پیغمبر ان کے حق میں دعائے برکت کرے اور ملت حنفیہ کا لباس پہنا کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر کرو اور دریا و صحرا کو لے جاؤ کہ ان کا نام و صفت پہچانیں اور نام ان کا دریا میں ماحی ہے یعنی کفر و شرک کے مٹانے والے۔ اور ایک روایت میں وارد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی سیر کراؤ اور ارواح ملائک و جن وانس و وحش و طیر کو دکھاؤ اور کنجی نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم ان کے ہاتھ میں دو اور سب پیغمبروں کے اخلاق ان میں جمع کرو۔ بی آمنہ کہتی ہیں کہ اس وقت مجھے تین اشخاص نہایت خوب صورت نظر آئے۔ گویا آفتاب ان کے چہروں میں چمکتا تھا۔ ایک کے ہاتھوں میں چاندی کا ابریق جس سے مشک کی خوشبو آتی اور دوسرے کے پاس زمرد کا طشت جس کے چار کونے تھے۔ ہر گوشہ میں آبدار موتی لگے ہوئے۔

پھر ایک گوینده نے کہا اے خدا کی پیاری یہ طشت دنیا ہے اس کے جس گوشہ کو چاہیے پسند کر لے آپ نے بیچ میں ہاتھ رکھ دیا۔ غیب سے ندا ہوئی بخدائے کعبہ اس نے کعبہ کو کہ وہی اس کا مولد ہے اور وہی اس کا قبلہ اختیار کیا۔ تیسرے کے ہاتھ میں حریر سبز کا ٹکڑا تھا۔ حضرت کو اس طشت میں بٹھا کر ابریق کے پانی سے سات بار نہلایا اور جامۂ حریر میں لپیٹا پھر ایک نے آپ کو پروں تلے چھپایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دے کر کہا اے محمد! بشارت ہو کہ خدا نے تمھیں سب پیغمبروں کا علم اور سخاوت و شجاعت اور اسی طرح پر خلق سب سے زیادہ عنایت کیا اور

رضواں داروغہ بہشت نے آکر آپ کے کان میں کہااے محمد! بشارت ہو کہ تمھیں سب پیغمبروں کا علم ملااور تم سب سے زیادہ بہادر اور دانشمند ہو۔

بی آمنہ کہتی ہے غیب سے ندا ہوئی کیاخوب حکومتت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی کہ تمام خلق آپ کے قبضہ میں اور فرمانبر دار ہو جائے گی- کہتے ہیں جب فرشتے زیارت اور آپ کی خدمت سے فارغ ہوئے دایہ نے نہلانے کاارادہ کیااور آپ نے بزبان فصیح فرمایامیں آب رحمت سے غسل دیا گیا ازل میں بھی پاک تھااور اب بھی پاک پیدا ہوا-بعدہ عبدالمطلب آپ کو خانہ کعبہ میں لے گئےاور شکر الٰہی بجا لائےاور چند اشعار آپ کی مدح وثنا میں کہے پھر وہاں سے لاکر آمنہ کی گود میں دیا- تین یا سات روز آمنہ نے دودھ پلایا پھر ثویبہ کنیر ابو لہب جسے اس نے ولادت باسعادت کی خبر سن کے آزاد کیا تھا۔اس دولت سے مشرف ہوئی پھر یہ سعادت حلیمہ سعدیہ کو ملی قبیلہ بنی سعد ان دنوں قحط عظیم میں مبتلا تھا آپ کی برکت سے نہایت فراغت حاصل ہوئی قوم کی عورتوں نے راہ مکہ میں ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے خدائے تعالیٰ نے اس کی برکت سے جو قریش میں پیدا ہوااور وہ دن کا آفتاب اور رات کا چاند ہے یہ برس تم پر آسان وفراخ کر دیا۔خوشاوقت ان چھائیوں کا جو اسے دودھ پلائیں۔اے بنی سعد کی عورتو! دوڑواور اس دولت وسعادت کو لو۔حلیمہ کہتی ہیں کہ یہ آواز سن کر سب عورتیں چلنے میں شتابی کرتیں ہیں۔ہر چند جلدی کرتی مگر میری گدھی ضعف ولاغری کے سبب سے پیچھے رہتی ناگاہ غیب سے آواز آئی ہتیالک یا حلیمہ خوشاحال تیرا اے حلیمہ،اور ایک شخص بلند قامت نے پہاڑوں کے درے سے نکل کر مجھ سے کہااے حلیمہ،خدائے تعالیٰ نے تجھے بشارت دی ہےاور مجھے حکم کیا ہے کہ شیطانوں اور سرکشوں کو تجھ سے دور کروں جب میں آپ کو لے کر اپنے شوہر کے پاس گئی وہ صورت مبارک دیکھتے ہی عاشق ہو گیااور میری اونٹنی کے تھنوں میں کے مدّت سے خشک تھے دودھ بھر آیاجب اپنے گھر کو چلی جس جنگل میں پہنچتے سرسبز و شاداب ہو جاتااور جس درخت کے تلے ٹھہرتے آپ کو سلام کرتااور سایہ اس کاآپ کی طرف جھک آتامیری سواری کا جانور نہایت سست تھاآپ کے سوار ہوتے ہی سب قافلہ سے آگے چلنے لگا قافلہ کی عورتوں نے اس کی چالاکی پر تعجب کیااس نے بزبان فصیح کہااے بنی سعد کی عورتو!تم نہیں جانتی ہو مجھ پر وہ شخص سوار ہے-جو خدا کا پیارااور پیغمبروں کا سردار ہے-راہ میں بکریاں چرتی تھیں مجھ سے بولیں اے حلیمہ !تواس بچہ کو جانتی ہے یہ مالک زمین وآسمان کا پیغمبر اور اولاد آدم کا سردار سب جن وانس سے بہتر ہے۔ (جاری)

(صلوات اللہ تعالیٰ وسلامھم اجمعین۔۔۔۔)

(سرور القلوب بذکرالمحبوب، صفحہ ۱۱)

☆☆☆☆☆☆

عبارت براہین قاطعہ پر طائرانہ نگاہ

از۔ حضور شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ

وہابی مولوی خلیل احمد انبہٹی لکھتا ہے کہ : شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

"علم محیط" کے معنی گھیر لینے والا علم، "نص" کے معنی قرآن شریف کی آیت یا رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کی حدیث، "قطعی" کے معنی یقینی جس میں شک و شبہہ نہ ہو، "قیاس" خواہ عقلی دلیل خواہ شرعی باتوں سے مرکب ہو یا محض عقلی باتوں پر مبنی ہو، "فاسد کے معنی بگڑا ہوا یعنی غلط، "وُسعت" کے معنی وسیع یعنی زائد ہونا، نص کی جمع نصوص، نص قطعی کی جمع نصوصِ قطعیہ، "شرک" کے معنی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں یہ اسکی ذات میں کسی دوسرے کو شریک یا ساجھی بنانا۔

اب اس عبارت کے عربی الفاظ کی جگہ اگر عام فہم کلمات رکھ دیئے جائیں تو عبارت یوں ہو جائے گی۔ "شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ساری زمین کا ایسا علم ثابت کرنا جو ساری زمین کو گھیر لے بے دلیل ہے، غلط قیاس پر مبنی ہے، قرآن و حدیث کے یقینی ارشادات کے خلاف ہے، اس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں، شیطان اور ملک الموت کیلئے علم کا یہ وسیع و زائد ہونا تو قرآن اور حدیث سے ثابت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا وسیع اور زائد ہونا کسی آیت یا کسی حدیث سے ثابت نہیں، شیطان و ملک الموت کے علم کو وسیع و زائد کہنے والا تو قرآن و حدیث کے مطابق کہتا ہے یعنی وہ مسلمان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیع و زائد ماننے والا مشرک اور بے ایمان ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور ساجھی بنا رہا ہے"۔

پیارے سنی بھائیو! تم سب جانتے ہو کہ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کا لقب ہے یعنی موت کا فرشتہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کے قبض کرنے پر انہیں کو مقرر فرمایا ہے۔ شیطان کو ہر مذہب و ملت والا انسان جانتا ہے کے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے بدتر گمراہ تر سب سے اکفر شیطان ہی کی ہستی ہے۔ اللہ اکبر! یوں کہنا کے حضرت ملک الموت علیہ السلام اور شیطان ملعون کے علم کا وسیع اور زائد ہونا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا وسیع اور زیادہ نہ ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے، حضرت ملک الموت علیہ السلام اور شیطان ملعون کے علم کو وسیع ماننے والا تو مومن مسلمان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو وسیع و زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب پاک میں کسی زبردست و شدید گستاخی ہے۔ پھر مولوی انبہٹی نے ایسے علم کو جو سارے زمین کو گھیر لے، للہ تبارک وتعالیٰ کی خاص صفت بتایا۔ اسی لیے جو شخص ساری زمین کو گھیر لینے والا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مانے اسے مشرک بتایا۔ اور اسی عبارت میں

ساری زمین کے گھیر لینے والے اسی علم کو ملک الموت علیہ السلام اور شیطان ملعون کے لیے قرآن و حدیث سے ثابت مان لیا۔ تو حضرت ملک الموت علیہ السلام اور شیطان ملعون کو اسی علم محیط زمین میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شریک اور ساجھی بنا دیا۔ تو اس عبارت میں مولوی انبہٹی صاحب نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بھی شدید توہین کی اور اسکے پیارے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سرکار میں بھی زبردست گستاخی کی ہے۔

پیارے سنی بھائیو! کسی مذہب وملت والا انسان اپنے مذہبی پیشوا یا اپنے بانیٔ مذہب یا اپنے اوتار کو شیطان کے برابر علم رکھنے والا کہنا بھی اپنے مذہبی پیشوا، بانیٔ مذہب، اپنے اوتار کی سخت توہین سمجھے گا۔ پھر ہمارے اور تمہارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان کے برابر نہیں بلکہ شیطان سے بھی کم بتانا کس قدر زبردست اہانت اور بے ادبی ہوگی؟ کیا کوئی وہابی دیوبندی یوں کہنا پسند کریگا کے تھانوی، گنگوہی، انبہٹی، نانوتوی، کاکوروی، علم میں شیطان کے برابر، شیطان کے ہمسر ہیں؟ نہیں نہیں! ہر گز نہیں! بلکہ ایسا کہنے پر لڑ مرنے، مارنے کے لیے فوراً آمادہ ہو جائے گا۔ پھر جب وہابیوں، دیوبندیوں کے مولویوں کے علم کو شیطان کے برابر بتانا ان مولویوں کی توہین ہے تو کیا حضور اعلم الخلق سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم اقدس کو شیطان کے علم سے بھی کم بتانا حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زبردست توہینِ شدید نہ ہوگی؟

اے وہابیو، دیوبندیو! اپنی حالت پر رحم کرو۔ اپنی ہڈیوں، بوٹیوں کو جہنم کے بھڑکتے ہوئے انگاروں سے بچاؤ۔ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اُمتی کہلاتے ہو، آقا و مولی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہو، خدا کے واسطے اس پیارے کلمے کی لاج تو رکھو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو اپنے مولویوں یا اپنے ضلع کے کلکٹر صاحب بہادر کی عزت و آبرو سے تو کم نہ سمجھو۔ قیامت آنے سے پہلے نہیں نہیں، بلکہ توبہ کا دروازہ بند ہونے سے پہلے اس وہابی دیوبندی فرقے کے ایسے کفری عقیدوں سے توبہ کر کے از سر نو کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام لاکر ہمارے دینی مذہبی ایمانی اسلامی بھائی بن جاؤ۔

میرے اس بیان سے ناراض نہ ہو۔ وہابی دیوبندی فرقے کی کتابوں کی کفری عبارتیں سنانے پر برا نہ مانو۔ خوب سمجھ لو میرا مقصود تمہاری توہین کرنا یا تمہارا دل دکھانا یا تم کو ذلیل کرنا ہر گز نہیں۔ بلکہ میرا مقصد صرف اس قدر ہے کے میں آپ حضرات کو آپکے عقیدوں کی کتابیں دیکھا کر، اُن کی عبارتیں سنا کر، آپ صاحبان کو سمجھاؤں، اللہ ورسول جلّ جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی تکذیب و توہین سے بچاؤں، جنت کا اور اللہ ورسول جلّ جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خوشی و رضا کا سچا رستہ بتاؤں۔ اور اگر آپ لوگ میری اس نصیحت کو نہ مانیں تو آپ صاحبوں کی صحبت سے دور رہنے کا قرآنی شرعی احکام اپنے بھولے بھالے سیدھے سادے سنی مسلمان بھائیوں کو سناؤں۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ معاذاللہ تعالیٰ ایسے عقیدے والوں کی صحبت سے متاثر ہو کر کوئی سنی مسلمان بھی ایسے کفری عقیدے اختیار کر کے دین و مذہب سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ میں اپنے اس مقصد پر اللہ تبارک وتعالیٰ کو شہید و بصیر اور اسکے حکم سے اس کے پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو حاضر ناظر مانتے ہوئے انہیں کو گواہ اور شاہد بناتا ہوں۔

(تلخیص الشمع، صفحہ ۱۷)

☆☆☆☆☆☆

گستاخی کا وبال

از-مولانا جلال الدین رومی نور اللہ مرقدہ۔

آں دہن کژ کرد راز تسخر بخواند؛ نام احمد را دہانش کژ بماند!

ایک شخص نے استہزاء کے طور پر حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامِ نامی واسمِ گرامی کو منہ ٹیڑھا کر کے لیا، تو اسکا منہ ٹیڑھا ہی رہ گیا۔ معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے محبوبِ پاک پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تمسخر اور استہزا کرے اس پر عذاب ضرور مسلّط ہوگا۔

باز آمد کائے محمد عفو کن؛ اے ترا الطاف علم من لدن!

جب اس گستاخ پر یہ عذاب نازل ہوا، تو اس نے توبہ کی اور کہا اے حضور! آپ مجھے معاف فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم لدنی کا الطاف یعنی علمِ غیب عطا فرمایا ہے۔

من ترا افسوس می کردم زِ جہل؛ من بدم افسوس را منسوب واہل!

میں نے اپنی جہالت ونادانی کے سبب حضور کا استہزا اور مذاق کیا، حالانکہ استہزا کے لائق میں خود ہی تھا اور تمسخر سے نسبت مجھی کو تھی۔ آگے مولانا روم علیہ رحمہ بطورِ نصیحت ارشاد فرماتے ہیں

چوں خدا خواہد کے پردہ کس درد؛ میلش اندر طعنۂ نیکاں برد!

جب اللہ تعالیٰ کسی کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہتا ہے تو اس شخص کی طبیعت نیکوں کی برائی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ نیکوں سے حضراتِ انبیاء اکرام واولیاء عظام، علمائے اہلسنت اور صلحائے امت مراد ہیں، لہٰذا انبیاء اکرام واولیاء عظام اور علماء وصلحاء کا استہزا اور مذاق اڑانے والے یقین کرلیں کے اللہ تعالیٰ انہیں ضرور ذلیل ورسوا کرے گا۔

چوں خدا خواہد کہ ما یاری کند؛ میل ما را جانب زاری کند!

اور جب اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرنا چاہتا ہے اور ہماری زندگی کو کامیاب بنانا چاہتا ہے، تو ہم کو عجز اور زاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

اے خنک چشمے کہ او گریانِ اوست؛ وے ہمایوں دل کہ او بریان اوست!

کیا ہی مبارک ہے وہ آنکھ جو خوفِ الٰہی سے روتی ہے اور کیا ہی مبارک ہے وہ دل جو اس کی محبت کی آگ میں جلتا ہے۔

ہر کجا آبِ رواں سبزہ بود؛ ہر کجا اشک رواں رحمت شود!

جہاں پانی جاری ہوتا ہے، وہاں سبزہ اگتا ہے اور جہاں خوفِ الٰہی سے آنسو بہیں وہاں خدا کی رحمت برستی ہے۔

(مثنوی شریف، دفتر اول)

☆☆☆☆☆☆

ماہ رجب کی فضیلت

از: شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں: جامع کبیر میں کچھ حدیثیں ماہ رجب کے فضائل اور اس میں اعمال کی فضیلت میں مذکور ہیں وہ یہ ہے کی رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری اُمّت کا مہینہ ہیں اسے ابو الفتح فوارس امالی میں حضرت حسن بصری سے مرسلاً روایت کیا بے شک رجب عظمت کا مہینہ ہے اس میں نیکیاں دونی کی جاتی ہے جس نے اس کے ایک دن کا روزہ رکھا وہ سال بھر کے روزے کے برابر ہے اسے رافعی نے سعید سے روایت کیا۔ بے شک رجب اللہ کا مہینہ ہے اُسے اصم بھی کہتے ہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں رجب آتا تو لوگ اپنے ہتھیاروں سے کام لینا چھوڑ دیتے اور اُسے اٹھا رکھتے تھے پھر مسافر لوگ امن سے رہتے اور راستہ پُر امن ہو جاتا کسی کو کسی سے کوئی خوف نہ ہوتا یہاں تک کہ یہ مہینہ گزر جائے۔ اُسے بیہقی نے "شعب الایمان میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ اور کہا کہ اس کا مرفوع ہونا منکر ہے رجب بڑا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اس میں نیکیاں دوچند کر دیتا ہے پس جس نے ایک دن کا روزہ رکھا گویا اس نے سال بھر روزہ رکھا اور جس نے اس میں سات دن روزے رکھے تو اس سے جہنّم کے ساتوں دروازے بند کر دیے جائیں گے اور جس نے اس کے آٹھ دن کے روزے رکھے تو اس کے لیے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جس نے اس کے دس دن کے روزے رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا ضرور عطا فرمائے گا اور جس نے اس کے پندرہ دن کے روزے رکھے تو آسمان سے منادی پکارے گا تیرے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے گئے اب از سر نو عمل کر، جس نے زیادہ عمل کئے اُسے زیادہ ثواب دیا جائیگا۔ اور رجب میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں سوار کیا انہوں نے خود رجب کے روزے رکھے اور ہمراہیوں سے کہا وہ بھی روزے رکھے پھر کشتی چھ ماہ چل کر یوم عاشورہ کے دن رکی اور جودی پہاڑ پر اترے پھر حضرت نوح علیہ السلام اوران کے ہمراہیوں نے روزہ رکھا یہاں تک کہ وحشی جانوروں نے اللہ عزوجل کے شکر کا روزہ رکھا، اور یوم عاشورہ کو بنی اسرائیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے دریا پھاڑا اور عاشورہ کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور عاشورہ کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اسے طبرانی نے سعد بن ابو راشد سے روایت کیا۔ ماہ رجب میں ایک دن اور ایک رات ایسی ہے جس نے اس دن روزہ رکھا اس رات قیام کیا تو گویا اس نے زمانہ میں سو برس کے روزے رکھے اور سو برس تک قیام کیا، اور وہ رجب کی ستائیسویں تاریخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی مہینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اسے بیہقی نے شعب الایمان: میں حضرت سلمان فارسی سے روایت کیا اور کہا کی حضرت سلمان سے یہ روایت منکر ہے بلکہ خرشہ بن حر سے مروی ہے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ رجب کے روزہ میں لوگوں کے ہاتھ پکڑ کر کھانے میں ڈالتے فرماتے رجب کیا ہے رجب تو صرف ایک مہینہ ہے جس کی زمانۂ جاہلیت میں تعظیم کی جاتی تھی جب اسلام آیا تو اس کی تعظیم ترک کر دی گئی اسے ابی شیبہ اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔

ابو قلابہ سے مروی ہے، اُنہوں نے کہا رجب کے روزہ داروں کے لیے جنّت میں ایک محل ہے، اسے ابن عساکر نے بیان کیا۔ عامر بن شبل

جرمی سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کے میں نے حضرت انس ابن مالک سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنّت میں ایک محل ہے جس میں روزہ داروں کے سوا کوئی نہ جائے گا اسے ابن شاہین نے ترغیب میں نقل کیا۔ بے شک جنّت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہتے ہیں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں جس نے رجب میں ایک دن کا بھی روزہ رکھ للہ تعالیٰ اُسے اس نہر سے سیراب کرے گا۔ اسے شیرازی نے القاب میں نقل کیا۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس سے روایت ہے کہ رجب کا پہلی تاریخ کا روزہ تین برس کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور دوسری تاریخ کا روزہ دو برس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور تیسری تاریخ کا روزہ ایک برس کا کفارہ ہے پھر ہر ایک دن کا روزہ ایک مہینہ کا کفارہ ہے اسے ابو محمد خلال نے فضائل رجب میں بیان کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رجب میں ایک رات ہے اس رات کی عبادت کرنے والے کے لیے سو برس کی نیکیاں لکھی جائے گی اور وہ رات ستائیسویں رجب کی ہے۔ پس اس میں جس نے بارہ رکعت پڑھی اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر سو مرتبہ اور استغفر اللہ سو مرتبہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سو مرتبہ پڑھی پھر اپنے لیے دنیا آخرت کی جو چاہا دعا مانگی اور صبح کو روزہ رکھا تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کی ہر دعا قبول کرے گا بجز دعائے معصیت کے ۔اسے بیہقی نے شعب الایمان میں: ابان سے اُنھوں نے حضرت انس سے روایت کی اور کہا کی یہ پہلے سے بھی زیادہ ضعیف ہے اور حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہ دعا مانگتے اے خدا رجب اور شعبان میں ہمارے لیے برکت دے اور ماہ رمضان تک پہنچادے۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور ابن نجار نے روایت کی اور ابن عساکر نے اتنا زیادہ کیا کہ جب شب جمعہ آتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یہ منور رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔

تنزیہ الشریعت جو موضوع احادیث کے بیان میں ہے۔ یہ حدیث ہے کہ تمام مہینوں پر ماہ رجب کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کلاموں پر قرآن کی فضیلت ہے۔ اور حافظ ابن حجر کی تبیین العجب میں یہ حدیث اتنی زیادتی کے ساتھ ہے کہ رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن کی فضیلت تمام ذکروں پر ہے۔اور تمام مہینوں پر شعبان کی فضیلت ایسی ہے جیسے نبیوں پر سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہے اور تمام مہینوں پر رمضان کی فضیلت ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام بندوں پر ہے حافظ ابن حجر نے کہا اسے سلفی نے روایت کیا اور اس کی سند ثقہ ہے بجز ہبتہ اللہ سقطی کے کہ وہ آفت پر کالا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور ایک حدیث میں یہ ہے کہ ماہ رجب میں ایک دن اور ایک رات ایسی ہے جس نے اس دن روزہ رکھا اور رات کو شب بیداری کی تو اس کے لیے سو برس کے روزے کا ثواب ہے وہ ستائیسویں تاریخ ہے اس تاریخ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔اسے دیلمی نے سلیمان سے روایت کیا۔اس حدیث کی سند میں خالد بن ہیاج ہے اور ابن ہیاج متروک ہے: اسکی منکر حدیثیں بکثرت ہیں چونکہ اس حدیث کا محمل خالد بن ہیاج پر ہے وہ آفت کا پر کالا ہے اور ہناد نفی کی " فوائد میں" منکر اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ستائیسویں رجب کو مجھے نبی مبعوث کیا گیا۔ لہٰذا جو اس دن روزہ رکھے اور بوقت افطار دعا مانگے اس کے دس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

اور ابو معاذ شاہ مروزی کی حصہ کتاب میں جو فضائل رجب میں عبدالعزیز کتابی کی تصنیف ہے، ضمیرہ کی سند سے ابن شورب سے مطرالوراق سے وہ شہر بن خوشب سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی ہے جس نے ماہ جس نے رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھ للہ تعالیٰ اس کے لیے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے گا اور یہ وہ دن ہے اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جبرائیل علیہ السلام رسالت لے کر آئے۔ اور یہ روایت اس معنی کی تمام روایتوں میں زیادہ مناسب ہے۔

ایک حدیث یہ ہے کہ جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا اور اس کی راتوں میں شب بیداری کی تو اللہ تعالیٰ اُسے بروز قیامت اس کے ساتھ اٹھائے گا اور پل صراط پر لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھتا ہوا گزر جائے گا آخر حدیث تک اسے دارمی نے جابر سے بسند اسمعیل ابن یحییٰ تیمی بیان کیا۔

ایک حدیث یہ ہے کہ جس نے ماہ رجب میں ایک رات شب بیداری کی اور دن کو روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنّت کے میوے کھلائے گا اور اُسے جننتی لباس پہنائے گا اور سیل بند شراب پلائے گا اسے دارمی نے حسین ابن علی سے روایت کیا اس میں حصین بن مخارف داخل ہے۔ (جو کہ مطعون ہے)

ایک حدیث یہ ہے کہ ماہ رجب حرمت والے مہینوں میں سے ہے اور اس کے ایام چھٹے آسمان کے دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں پس جو کوئی شخص اس کے کسی دن کا روزہ رکھتا ہے اپنے روزہ کو تقوائے الٰہی سے نکھارتا ہے تو وہ دن اور اس دن کا روزہ گویا ہوتے ہیں: اے رب اس کو بخش دے. اور اگر تقوائے الٰہی سے اس نے روزہ کو پورا نہ کیا تو وہ دونوں اس کے لیے استغفار نہیں کرتے اور کہتے ہیں تُجھ کو تیرے نفس نے فریب دیا۔ اسے ابن شاہین اور دارمی نے ابو سعید سے روایت کیا اس میں اسمعیل تیمی ہے۔

(ماثبت من السنۃ، صفحہ ۱۴۸)

☆☆☆☆☆☆

یزید کی موت

از-علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں: یہ قصہ ایک ایسا قصہ ہے ہر آنکھ اس کی طرف نظر اٹھا رہی ہے۔ ہر کان اس کے سننے کو روا ہے۔ لہٰذا سنیئے کہ کیونکر مرا اور کس ذلت سے دنیا سے جہنم پہنچا۔

ایک روایت میں ہے کے سرحون بن منصور یزید کا بہت پیارا مصاحب تھا۔ معاملات عشق وفسق میں یہ دونوں شریک رہتے تھے۔ کبھی کبھی رقابت بھی ہو جاتی تھی۔ سیر و شکار سے بہت زیادہ شوق تھا۔ ابتدائی زمانہ میں عبیداللہ بن زیاد ساتھ رہا۔ اور زمانہ حکومت میں سرحون بن منصور۔ ایک بار شکار کو سرحون کے ساتھ جا رہا تھا۔ ایک راہب رومی النسل کی لڑکی پر اسکی نظر پڑی۔ دلدادہ فریفتہ ہو گیا۔ اور اس کی جستجو اور فکرِ استحصال میں روزانہ اس کنیسہ تک آتا۔ ایک روز لڑکی نہا کر بال خشک کر رہی تھی۔ یزید دیوانہ ہو کر اسے پکارنے لگا۔ اس رومی النسل حسینہ راہب زادی نے دیکھا اور سوچا کے جیسے کتا چاند پر بھوکتا ہے۔ خبیث میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔ اور یہ وہی بے وفا بے ایمان ہے۔ جس نے اپنے نبی کے نواسے کا پاس نہ کیا اور بے رحمی سے شہید کیا۔ اس کو کسی ذریعہ سے جان سے مارنا ضروری ہے۔ ورنہ حکومت اس کے ہاتھ میں ہے۔ کہیں کچھ گل نہ کھلا دے۔ اپنے باپ سے سب قصّہ کہا۔ اور اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ باپ نے کہا۔ اچھا جو تیری مرضی۔

اس کے بعد پھر جب یزید آیا تو اسے اشارہ سے کہا۔ کہ سرحون بن منصور کو ساتھ نہ لا۔ جب میں تُجھ سے ملوں۔ شہوت پرست۔ ناعاقبت اندیش دوسرے دن تنہا یہاں تک آیا۔ اس لڑکی نے گھوڑا کس رکھا تھا۔ یزید کے آتے ہی تلوار دامن قبا میں دبائی اور سوار ہو کر اسکے ساتھ ہولی۔ یہاں تک کہ قریب حمص دشت حوارین میں لے گئی۔ یہاں تک کہ ٹھنڈی ہوا نے اس کے نشے کو بہت ہی بڑھا دیا۔ بدمست تھا۔ یہ لڑکی پیچھے ہوئی اور نظر بچا کر اس زور سے وار کیا کے گر گیا۔ پھر سینے پر چڑھ کر کہنے لگی۔ بے ایمان! اب اپنے مددگاروں کو بلا۔ ظالم تُجھ سے تیرے نبی کے نواسوں پر رحم نہ ہوا۔ اُن سے بیوفائی کی۔ تیری طرف سے کون اُمید وفا کر سکتا ہے۔ ٹھہر اب تیرا خون پیے لیتی ہوں۔ یہ کہ کر اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ تین چار روز تک یہ لاش چیل کوؤں کی دعوت میں رہی پھر پتہ لگاتے لگاتے اس کے ہوا خواہ پہنچے اور وہی اس کو دفن کر آئے۔

عقد الفرید طبری وغیرہ میں یوں ہے کے شراب نوشی نے اس کو بہت خراب کر دیا تھا۔ پھیپھڑے بالکل بیکار ہو چکے تھے۔ اس پر طرّہ یہ کے کتے اس کے ارد گرد رہتے۔ اُن سے کھیلا کرتے۔ زناکار اول درجہ کا تھا۔ غرض کے چند امراض کبدی میں مبتلا ہو کر دست پھرتا مر گیا اور بیرون دمشق دفن ہوا۔

اور علامہ ابو اسحاق اسفرائنی اپنی کتاب نور العین فی مشہد الحسین میں اسکی موت یوں تحریر فرماتے ہیں کہ یزید ایک ہزار سواروں کے ساتھ شکار کو گیا۔ اور تلاش شکار میں جاتے جاتے دمشق سے دو دن کی راہ پر دور نکل آیا۔ اسے ایک ہرن نظر پڑا۔ اس نے اپنا گھوڑا اس کے پیچھے ڈال دیا۔ یہاں تک کہ لق ودق میدان میں آ پہنچا۔ ہرن تو غائب ہو گیا۔ اور اس کو پیاس نے ستایا۔ مگر کہتا کس سے لشکری سب دور رہ گئے۔ آخر پیاس کی بے چینی سے واصل جہنم ہوا۔ اور اسکے پیچھے پیچھے اس کے دس

جانثار بھاگے دیوانہ وار آرہے تھے۔ وہ بھی جب یہاں آپہنچے تو انہیں بھی پیاس نے ٹڑپا کر جہنم پہنچا دیا۔ اب لشکری اس کی تلاش کرتے کرتے یہاں آئے تو یہ بھی سب کے سب اسی طرح ہلاک ہوئے اور جب سے اب تک اس جنگل کا نام وادی جہنم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بچے کھچے یزیدی متعدد قسم کے عذاب میں مبتلا کیے گئے۔ حرملہ بن کامل جس نے علی اصغر کا حلقوم تشنہ چھیدا تھا۔ اس عذاب میں مبتلا کیا گیا کے اس کا اگلا رخ شکم کی جانب سے ہر وقت جلتا رہتا اور پچھلا پشت کی جانب سے عذاب زمحریر میں مبتلا ہوا۔ پشت کی طرف وہ آگ جلاتا اور آگے ہر وقت پنکھا کرتا۔ پیاس کی یہ شدت بڑھی کے ہر وقت پانی پیتا رہتا۔ مگر پیاس نہ بجھتی۔ آخر اس مصیبت سے مارا گیا۔

جابر بن یزید ازدی جس نے عمامہ مبارک لیا تھا۔ مخبوط الحواس ہو گیا۔ موریوں سے پانی پیتا اور گوبر کھاتا ہوا مرا۔ جعونہ حضرمی جس نے پیراہن مبارک اتار کر پہنا تھا۔ کوڑھ میں مبتلا ہوا اور سڑ سڑ کر مرا۔ عبدالرحمن بن حصین بھی مبروص ہوا۔ اسود بن حظلہ جس نے تلوار لی تھی جذام میں مرا۔ شمر کے قتل ہوتے وقت سور کی شکل ہوئی۔ خولی بن یزید جب تک قتل نہ ہوا اس وقت تک اس پر مؤکلان عذاب مستولی ہوئے۔ روزانہ شب کو اسے اوندھا لٹکاتے اور نیچے آگ جلاتے۔ پھر مختار کے ہاتھ سے جہنم پہنچایا گیا۔ نعوذ باللہ من غضب الجبار۔

(اوراق غم، صفحہ۔ ۵۵۰)

☆☆☆☆☆☆

جبرئیل کو جب حکم حق آیا شبِ معراج

از-تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر بدایونی قدس سرہ

جبرئیل کو جب حکم حق آیا شبِ معراج
حاضر ہوئے وہ بر درِ والا شبِ معراج

جا کے جو حضور عرض کیا روحِ امیں نے
آج آپ کی ہے اے میرے مولا شب معراج

جب چل دیے کعبہ سے براق آپ کا پہونچا
اِک لمحہ میں تا مسجدِ اقصٰی شبِ معراج

جتنے بھی نبی گزرے ہیں تا حضرتِ آدم
ان سب کو شرف آپ نے بخشا شبِ معراج

جانے کا کیا آپ نے پھر قصد فلک پر
اور گرد ملائک کا پڑا تھا شبِ معراج

جس جا پہ گزرتے تھے باشوکت و عظمت
ہوتے تھے ملک محوِ تماشا شبِ معراج

جنت کا ارادہ جو کیا حکم خدا سے
رضواں نے بہشتوں کو دکھایا شبِ معراج

جاہ و حشم و شوکت و اجلال لکھوں کیا
جو آپ نے اللہ سے پایا شب معراج

جلوہ نظر آتا ہے اسی جاہ کا اسکو
جو اب بھی مدینہ میں پاتا شبِ معراج

جل جاتے ہیں بیدین جو سن پاتے ہے کچھ بھی
کس دھوم کا واں ہوتا ہے چرچا شبِ معراج

جلدی سے اب اس بندہ عاصی کو بھی یارب
پہنچا کے درِ پاک پہ دکھلا شبِ معراج

(دیوان تاج الفحول، صفحہ ٤٣)

مکتوبات مجدد الف ثانی علیہ رحمہ کے فوائد عظیمہ۔

از-اطیب العلماء حضرت مفتی محمد طیب صاحب صدیقی داناپوری علیہ الرحمہ

بہت سی عبارتیں مکتوبات شریف سے نقل کے بعد فرماتے ہیں:

اولا:- پانچویں چھٹی ساتویں عبارتوں میں فرمادیا کہ ہر مسلمان عاقل بالغ پر صوفی ہو یا کوئی اور سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ اپنے عقیدوں کو علمائے اہلِ سنت و جماعت دامت برکاتھم کی تحقیقات کے مطابق درست کرے بغیر اس کے علم وعمل وسلوک سب باطل و مردود ہے۔

ثانیاً:- پانچویں ساتویں عبارتوں میں فرمادیا کہ ائمہ دین وملت وعلمائے اہلسنت رضی اللہ تعالٰی عنہم کی تحقیقات کے خلاف جو شخص اپنی عقل سے قرآن وحدیث کو سمجھنا چاہے گا وہ بدمذہب و گمراہ ہو جائے گا۔ بلکہ کتاب وسنت کے مطالب کو حضرات علمائے اہلسنت ہی کے معتقدات و تحقیات کے مطابق اخذ کرنا فرض ہے۔

ثالثا:- تیسری ساتویں گیارہویں چودھویں عبارتوں میں نقل فرمادیا کہ مسلمان کہلانے والے تمام فرقوں میں نجات کا مستحق صرف اہلِ سنت و جماعت کا مقدس گروہ ہے

رابعاِ:- چودھویں عبارت میں فرمادیا کہ اہلِ سنت و جماعت کے سوا مسلمان کہلانے والے جو بہتر فرقے ہیں ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حدیث شریف میں ناری و جہنمی فرمادیا۔

خامسا:- تیرہویں عبارت میں فرمادیا کہ مذہبِ اہلسنت و جماعت کے خلاف جو عقیدہ ہو اس کی خباثت ہمیشہ کی موت اور ابدی عذاب تک پہنچادیا کرتی ہے۔

سادسا:- گیارہویں عبارت میں فرمادیا کہ اگر کوئی شخص مذہبِ اہلسنت و جماعت سے رائے کے دانے کے برابر بھی جدا نظر آئے اس کی صحبت کو سم قاتل اور اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کو زہر افعیٰ سمجھو۔

سابعا:- اسی عبارت میں فرمادیا کہ ہرایک بدمذہب فرقوں کے ملّانے دین کے چور ہیں۔ دین میں جس قدر فتنے فسادات ہیں سب انہیں کی منحوسیت ہے ان کی صحبتوں سے پرہیز رکھنا ضروری ہے۔

ثامنا:- اسی عبارت فرمادیا کہ بدمذہب فرقوں کے ملّانے ابلیس ملعون کے نائب ہیں جنہوں نے شیطان لعین کا کارِ تضلیل واغوا کا سارا بار خود اپنے اوپر لے کر ابلیس کو آرام وبے فکری کے ساتھ بٹھادیا ہے۔

تاسعا:- پندرہویں عبارت میں فرمادیا کہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم سے دشمنی رکھنے والوں کی مذہبی ونسبی وحسبی عیوب و نقائص نظم ونثر میں تصنیف کرنا اور مسلمان کے مجمع میں منبر پر کھڑے ہوکر پڑھنا اور مسلمانوں کا اپنے مجمعوں بلکہ اپنی مسجدوں میں بیٹھ کر ان کو سننا اس لیے کہ عوام اہلِ اسلام ان کو سن کر کفار ومشرکین واعدائے دین کے عقائد کفریہ وافعالِ نامرضیہ سے متنفر وبیزار ہوں اور اپنے دین و مذہب کو ان کے مکر وفریب کے جال میں پھنسنے سے محفوظ رکھیں۔ یہ صحابہ اکرام رضی اللہ تعالی عنہم و حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کی سنتِ جمیلہ ہے۔

عاشرا:- دوسری تیسری آٹھویں نویں دسویں عبارتوں میں فرمادیا کہ کشوف وکرامات ومواجید وحالات صرف وہی معتبر ہیں جو عقائد مذہبِ اہلسنت واحکام ومسائلِ شریعت کے مطابق اور موافق ہوں۔ اور جو امور

بظاہر کشف و کرامات و مواجید و حالات نظر آتے ہوں لیکن مذہبِ اہلسنت کے خلاف یا شریعتِ مطہرہ کے خلاف ہوں وہ کشف و کرامات نہیں بلکہ خرابی و بربادی واستدراج ہیں۔

حادی عشر:-پہلی چوتھی بارہویں عبارتوں میں صاف فرمادیا کہ جو کشف والہام شریعتِ مطہرہ کے خلاف ہوں وہ مردود ہے۔ گمراہی و بے دینی ہے۔

ثانی عشر:- بارہویں عبارت میں فرمادیا کہ سچا صوفی احوال وافعال واقوال وعلوم ومعارف میں کبھی شریعتِ مطہرہ کا مخالف ہو ہی نہیں سکتا۔

ثالث عشرہ:-اسی عبارت میں فرمادیا کہ اگر کسی سچے صوفی سے مشاہدۂ تجلی الہیٰ میں استغراق کے وقت سکر و بے خودی کے سبب ایسے کلمات صادر ہو جائیں جو بظاہر شریعتِ مطہرہ مذہبِ اہلسنت کے خلاف نظر تو ان کے ظاہری معنی مراد لینا حرام و ناجائز ہیں۔ بلکہ جب اس کی سچی صوفیت ثابت ہے تو اس قسم کے کلمات کے ایسے معنی مراد لینا فرض ہے ۔جو اگرچہ بادی النظر میں ان کلمات سے مفہوم نہ ہوتے ہوں بلکہ بعدِ غور وفکر ان کلمات سے سمجھ میں آتے ہوں۔

لیکن شریعتِ مطہرہ ومذہبِ اہلسنت کے مخالف نہ ہوں۔

رابع عشر:- نویں دسویں عبارتوں میں فرمادیا کہ سلوک طریق صوفیہ صرف یہی مقصود ہے کہ عقائد شرعیہ اور زائد یقین اور احکام فقہیہ کہ بجا لانے میں آسانی حاصل ہو جائے۔ اس کے علاوہ کچھ اور ہر گز مقصود نہیں۔

خامس عشر:- چھٹی عبارت میں فرمادیا کہ صوفی جب تک عقائد میں سچا پکا سنی مسلمان نہ ہو گا۔ علمِ دین اس کو مفید نا ہو گا۔ اور جب تک احکامِ شریعت کا علم اسے حاصل نہ ہو گا عمل اسے نفع نہ دے گا۔اور جب تک احکامِ شرعیہ پر عمل نہ کرے گا ریاضتوں مجاہدوں سے اسے تصفیہ قلب وتزکئیہ روح ہر گز حاصل نہ ہو گا۔

للہ الحمد کہ ان عبارتِ شریفہ کالشمس فی نصف النہار واضح وآشکار ہو گیا کہ پیر کہلانے والا مسلمانوں کے سامنے صوفیت کے لباس میں آنے والا اگر مذہبِ اہلسنت وجماعت کے خلاف اور شریعتِ مطہرہ کا مخالف ہو تو وہ ہر گز نہ تو صوفی ہے نہ پیر وہ ولی اللہ نہیں۔ بلکہ ولی الشیطان ہے۔ وہ مرشدِ مسلمین نہیں نہ ہادیِ مومنین بلکہ دردِ ایمان ہے اور رہزنِ دین، نائب ابلیس لعین ہے۔اور مسلمانوں کے دین وایمان کا عدو مبین۔

والعیاذ باللہ رب العالمین

(تجانب اھل السنۃ عن اھل الفتنۃ، صفحہ ،۶۲۲)

☆☆☆☆☆☆

۲۲ رجب کو کونڈوں کی نیاز دلانا

از: علامہ حافظ غلام عبد القادر صاحب حشمتی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسن سنی ہے پھر افراط و تفریط اس سے کیوں کر ہو؛

ادب کے ساتھ رہتی ہے روش ارباب سنت کی!

۲۲ رجب شریف کو معلم شریعت امام طریقت استاذ ائمہ شریعت و طریقت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نیاز دلانا شرعاً جائز ہے۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت ہم شبیہ غوث اعظم حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"وہابیہ جو ایصال ثواب کے منکر ہیں اب اہل سنت کو فریب دینے کے لئے یہ طریقہ اختیار کر رہے ہیں کہ ۲۲ رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نہ تاریخ ولادت ہے نہ تاریخ وفات لہٰذا اس تاریخ پر فاتحہ ہی ناجائز ہے مسلمان اس فریب میں نہ آئیں اور مقررہ تاریخوں پر فاتحہ اور ایصال ثواب کرتے رہیں کسی معترض یا معترضین کا یہ اعتراض قابل توجہ نہیں کہ ۲۲ رجب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت ہے نہ تاریخ وفات۔ اگر ہم یہ بھی تسلیم کر لیں کہ یہ تاریخ ولادت و وفات نہیں تو بھی ۲۲ رجب کو حضرت امام جعفر صادق کی فاتحہ نہ کرنے کی کونسی دلیل ہے۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ ۲۲ رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی فاتحہ نہیں ہو سکتی تو اس کو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جائے گا _ اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ ۲۲ رجب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ہے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی فاتحہ میں شامل کر لیا جائے۔ معترض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی تاریخ وفات کا غلط حوالہ دیا ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ٤ رجب ٦٨ ہجری ہے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ١٥ رجب المرجب ١٤٨ ہجری ہے۔

یہاں ایک بات اور قابل غور ہے کہ ١١ ربیع الآخر (کہ اس تاریخ پر مسلمان عموماً گیارہویں شریف کی نیاز کرتے ہیں) حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نہ تاریخ ولادت ہے نہ تاریخ وصال لیکن پھر مسلمانوں کا متفق علیہ معمول یہی ہے کہ اسی ١١ تاریخ کو حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز ہوتی ہے اور ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہدایہ نور الایضاح مراقی الفلاح شرح فقہ اکبر شرح عقائد نسفی وغیرہ کتب معتبرہ میں ایصال ثواب کے جائز ہونے کی تصریح ہے ٢٢ رجب کو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کرانا شرعاً جائز ہے اور دوسرے بزرگوں کی بھی فاتحہ دلانا جائز ہے کہ اصل جائز ہے اور باعث نفع و ثواب ہے۔۔۔ بہر حال ہمارا اعلان یہ ہے کہ اگر معترض یہ ثابت کر دے کہ ٢٢ رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی فاتحہ نہیں ہو سکتی تو اس کو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دئے جائیں گے

(حوالہ۔ نوری کرن بریلی شریف، جنوری ١٩٦٤)

محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت علامہ ابو الفضل سردار احمد صاحب لائل پوری فرماتے ہیں:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کے لئے ٢٢ رجب کو کونڈے بھی شرعاً جائز و باعث خیر و برکت ہے۔ مخالفین اہلسنت اس کو بلا دلیل بدعت و حرام قرار دیتے ہیں۔

مفتی پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ گیارہویں شریف۔ شب برأت۔ عرس و چہلم کی طرح ٢٢ رجب کو حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کی نیاز کے لئے کونڈے بھرنا بھی

اہلسنت کی معمولات میں سے ہے اور اس کے جواز کے وہی دلائل ہیں جو فاتحہ وایصال ثواب وغیرہ کے ہیں۔۔۔

محقق اہلسنت مفتی احمد یار خان صاحب بدایونی ثم گجراتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں رجب شریف کے مہینے کی ۲۲ تاریخ کو یوپی میں کونڈے ہوتے ہیں۔ یعنی نئے کونڈے منگائے جاتے ہیں اور سوا سیر میدہ سوا پاؤ شکر سوا پاؤ گھی کی پوریاں بنا کر حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کرتے ہیں۔ فاتحہ برتن میں اور ہر کونڈے پر ہو جائے گی اگر صرف زیادہ صفائی کے لئے نئے کونڈے منگا لیں تو حرج نہیں۔ دوسری فاتحہ کے کھانوں کی طرح اس کو بھی باہر بھیجا جا سکتا ہے ۲۲ رجب کو حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کرنے سے بہت اڑی ہوئی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

(کتاب اسلامی زندگی صفحہ ۶۹و ۱۲۷)

مخدوم اہلسنت علامہ ابو داؤد حضرت مولانا الحاج محمد صادق صاحب گوجرانوالہ فرماتے ہیں:

۲۲ رجب کا ختم شریف و ایصال ثواب اہلسنت و جماعت میں معمول و معروف ہے مخالفین اہلسنت و منکرین گیارہویں چونکہ محبوبان خدا و بزرگانِ دین کی یاد منانے اور ختم شریف دلانے کے شروع ہی سے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ میلاد و عرس و گیارہویں کی طرح ۲۲ رجب کے فاتحہ کی خلاف بھی بلا وجہ واویلہ کرتے ہیں۔

(حوالہ ماہنامہ رضائے مصطفے گوجرانوالہ شعبان ۱٤۰٤ ہجری صفحہ ۲۲)

جو لوگ کونڈے کو صرف اس وجہ سے ناجائز کہتے ہیں یہ رسول اکرم ﷺ و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں نہ تھے۔ یاد رکھیں کہ کسی چیز کو ناجائز کہنے کے لئے اتنی بات کافی نہیں کہ یہ اس دور میں نہ تھے بلکہ قرآن و حدیث سے اس کے بارے میں ممانعت ثابت کرنی ہو گی۔ جس چیز کے بارے میں شریعت نے کچھ نہ کہا وہ شرعاً مباح (معاف) ہے۔ اور اگر مسلمان اسے اچھا خیال کریں تو وہ اچھی ہے۔

حضور مالک و مختار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا۔ اور ان لوگوں کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو گی۔

(حوالہ مشکوۃ شریف باب العلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جو کام مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

مزید جس کو تفصیل درکار ہو تو وہ تصنیف لطیف حضرت مولانا حسن علی رضوی بریلوی کی تصنیف کونڈے کی فضیلت بجواب کونڈے کی حقیقت کی طرف رجوع کرے۔۔۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور؛ نجم ہے اور ناؤ ہے عطرت رسول اللہ کی!

(خاکپائے سرکار ناصر ملت غلام عبد القادر حشمتی غفرلہ)

متعلم الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم

☆☆☆☆☆☆

بزرگوں کے مرتبوں کاموازنہ کرنا

از- سرکاراعلیحضرت قدس سرہ العزیز

سرکاراعلیحضرت قدس سرہ العزیز سے اک سوال ہوامفہوم اس کا یہ ہے کہ سرکار محی الدین رضی اللہ عنہ و سرکار سید احمد کبیر رضی المولیٰ عنہ میں غوث الاعظم اور قطب الاقطاب کون ہے؟ جوابا فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم

اللہ عزوجل فرماتاہے:

قل ان الفضل بیداللہ یؤتیہ من یشاء

تم فرمادو کہ فضیلت اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطافرماتاہے۔

اس آیہ کریمہ سے مسلمان کودو ہدایتیں ہوئیں۔

ایک یہ کہ مقبولان بارگاہ احدیت میں اپنی طرف سے ایک کو افضل دوسرے کو مفضول نہ بتائے کہ فضل تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطافرمائے۔

دوسرے یہ کہ جب دلیل مقبول سے ایک کی افضیلت ثابت ہو تو نفس کی خواہش اپنے ذاتی علاقہ نسب یانسبت شاگردی یامریدی وغیرہ کو اصلاً دخل نہ دے کہ فضل ہمارے ہاتھ نہیں کہ اپنے آباواساتذہ ومشائخ کو اوروں سے افضل ہی کریں جسے خدانے افضل کیاوہی افضل ہے اگرچہ ہماراذاتی علاقہ اس سے کچھ نہ ہو اور جسے مفضول کیاوہی مفضول ہے اگرچہ ہمارے سب علاقے اس سے ہوں۔ یہ اسلامی شان ہے مسلمان کواسی پر عمل چاہئے، اکابر خود رضائے الٰہی میں فنا تھے جسے اللہ عزوجل نےان سے افضل کیا، کیاوہ اس پر خوش ہوں گے کہ ہمارے متوسل ہمیں اس سے افضل بتائے۔ حاش للہ! وہ سب سے پہلے اس پر ناراض اور سخت غضبناک ہوں گے تو اس سے کیافائدہ کہ اللہ عزوجل کی عطاکا بھی خلاف کیاجائے اور اپنے اکابر کو بھی ناراض کیاجائے۔

(فتاوی رضویہ شریف، جلد ۲۸، صفحہ ۳۶۸)

☆☆☆☆☆☆

مسلمان بھائیوں کو ضروری ہدایت!

سنی بھائیو! یہ فتنوں کا دور ہے۔ایک سے بڑھ کر ایک فتنہ سامنے آتا ہے۔ایمان کے چوٹّے، دین کے لٹیرے، طرح طرح کے لباسوں میں سنی بن بن کر، حنفی قادری چشتی کہلا کہلا کر تمہارے بیش اور انمول ایمان کو لوٹنا چاہتے ہیں۔اُن سے ہوشیار رہو۔۔۔۔۔۔۔اپنے دین و مذہب کو بچانا بہت اہم ہے۔اسی ساڑھے تیرہ سو برس والے پُرانے مذہبِ اہلسنت کے سوا جتنے نئے فرقے نکل پڑے ہیں ان سب سے بچو اور دور رہو۔

(فتاویٰ حشمتیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۶٤)

مدیر اعلیٰ

عبید حشمت علی غفرلہ